بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین



خطبہ جمعہ

از:

استاذ العلماء والفضلاءِ عمدۃ المحققین حضرت علامہ حافظ

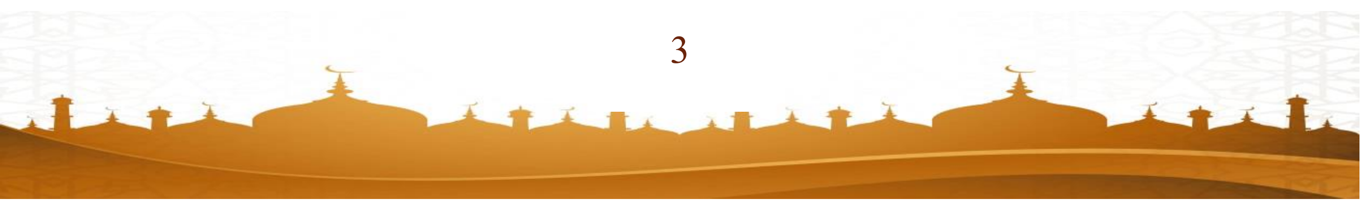
مفتی ضیاء احمد القادری رضوی حفظہ اللہ تعالی

درس کی یوٹیوب لنک:

https://youtu.be/IKN7-RLLRHc

فہرست





خطبہ جمعہ

خواتین کو ٹک ٹاکر بنانے میں یہود و نصاریٰ کی سازش

الحمد لله رب العالمين و الصلوة والسلام على سيد الانبياء و المرسلين ﷺ

بلغ العلیٰ بکماله
کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله
صلو علیه وآله

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

هزار بار بشو یم دهن بمشك و گلاب
هنوز نام تو گفتن کمال بےادبی است

حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ کا تعارف

خلاق کائنات کا کروڑہا احسان جس نے ہمیں آج کے اس عظیم الشان دن میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جیسا کہ کچھ جمعات سے ہم بالتسلسل صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی اپنے بچوں کی منہج اسلامیہ پر

تربیت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔ آج حضرت سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہو گا۔
حضرت سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ میرے آقا ﷺ کے خادم خاص حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ جب میرے آقا ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے تو حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اماں جان اپنے بیٹے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے بارگاہ نبوی شریف میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں:

یارسول اللہ ﷺ! میں یہ آپ کو تحفہ دینے کے لیے حاضر ہوئی ہیں تاکہ یہ آپ کی خدمت کرے اور آپ کے در کا نوکر بن کر رہے تو حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا نام خادم الرسول پڑ گیا تھا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے دل میں جہاد کی تڑپ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ کے جو چچا تھے ان کا نام بھی انس تھا۔ ان کے چچا بدر میں نہیں جا سکے تھے کیوں کہ بدر میں جاتے ہوئے باقاعدہ اعلان اور لوگوں کو جمع نہیں کیا گیا تھا بلکہ ایسے ہی حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو لے کر روانہ ہوئے۔ بدر میں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گئے تو شہادت کا درجہ پانے میں کامیاب ہوئے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی عظمت و شان قرآن کریم میں بیان فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں یہاں تک فرما دیا کہ بدر والے آج کے بعد جو کچھ کریں گے سب ہم نے معاف کر دیا ہے۔

جب حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی خوش خبریوں کو سنا تو اس بات سے بہت متاثر ہوئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے تھے کہ کبھی موقع آئے اور کافروں کے ساتھ ہماری مٹھ بھیڑ ہو۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایک بار وقت آئے کہ دوبارہ ہمارا سامنا ہو، دشمن سامنے ہو مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ پہنچنے کی توفیق دے۔ میں وہاں جاؤں تو پھر اللہ بھی دیکھے گا کہ میں اللہ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے دشمنوں

کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔

ان کے کیا الفاظ ہیں اور حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی بارگاہ میں کہہ رہے ہیں: رب تبارک و تعالیٰ مجھے لے جائے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی شہادت

کہتے ہیں کہ پھر وہ وقت آیا کہ احد کا دن آگیا۔ جب وہاں پر آگے پیچھے ہٹنے کا معاملہ ہوا تو اس کے بعد حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں معافی چاہتا ہوں۔ اتنا کہا:

انہوں نے اپنی تلوار اٹھائی اور اکیلے دشمنوں کی طرف دوڑ پڑے۔ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

یا انس! کہاں جا رہے ہو؟

فرمایا کہ مجھے احد سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ وہاں لڑے اور شہید ہو گئے۔

اپنے جسم پر اسی زخم کھائے

صرف اس پر ہی مشرکوں نے اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کا مثلہ کر دیا گیا۔ ان کے ناک اور کان تک کاٹ دیے گئے۔ بعد میں حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے ان کے جسم پر زخموں کے نشانات شمار کیے تو وہ اسی سے زائد تھے۔ فرماتے ہیں کہ کوئی ان کے جسم سے ان کو نہیں پہچان پایا کہ یہی حضرت انس ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کی انگلی کی پورا ایک جگہ سلامت تھا تو ان کی بہن نے دیکھ کر پہچانا کہ یہ میرے بھائی انس ہیں۔ کیسے شیروں کی طرح حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ لڑے ہیں

حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی بہادری

یہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ ا کے بھتیجے حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں اہل

عرب کہا کرتے تھے: ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ بہادری براء کے لیے پیدا ہوئی ہے یا براء بہادری کے لیے پیدا ہوا ہے۔

جب چچا اس قدر دلیر ہے تو بھتیجا کس قدر دلیر ہو گا جس کے ساتھ بھتیجے نے وقت بتایا ہو۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہونے والی آیت کریمہ

بدر والوں کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کی آیتیں نازل کیں تو ان کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ میں بھی وہ شان پانا چاہتا ہوں تو یہ احد میں جا کر لڑے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی شان میں قرآن نازل فرما دیا۔ سورہ احزاب شریف کی تیئیسویں آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا:

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

کچھ مومن وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ سچا کر چکے اور کچھ وہ ہیں جو انتظار میں بیٹھے ہیں کہ اللہ وہ وقت لائے اور ہم بھی میدان میں جائیں۔

بچوں کا شوق جہاد میں روتے ہوئے واپس گھر آنا

حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ کے چچا بھی مجاہد تھے اور ان کی والدہ بھی مجاہدہ تھیں اور ان کے بھائی بھی مجاہد تھے اور خود بھی مجاہد تھے۔ جب میرے حبیب کریم ﷺ بدر کے لیے جانے لگے تو حضرت سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی لے چلیں، میں بھی آنا چاہتا ہوں۔ میرے آقا ﷺ نے کچھ بچوں کو ان کی چھوٹی عمر کی وجہ سے واپس بھیج دیا جن میں حضرت سیدنا براء بن مالک، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر، حضرت سیدنا رافع بن خدیج، حضرت سیدنا ابو سعید خدری، حضرت سیدنا سعد، حضرت سیدنا زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تھے جو ابھی بچے تھے۔ یہ بچے روتے ہوئے واپس آرہے

ہیں۔

ماں کی تسلی

ایک بچے روتے ہوئے گھر پہنچے تو والدہ نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو؟ کہا کہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے مجھے واپس بھیج دیا کیوں کہ میں چھوٹا ہوں۔ والدہ نے کہا کہ بیٹا! کون سی آخری جنگ ہوئی ہے؟ ابھی اللہ تبارک و تعالیٰ کے دشمن باقی ہیں، کبھی نہ کبھی آقا علیہ الصلاۃ والسلام تمہیں لے جائیں گے۔ماں تسلی دے رہی ہے تو کیسی تسلی دے رہی ہے

گود میں لیٹے بچے میں جہاد کی تڑپ

ایک بالکل چھوٹا سا بچہ ماں کی گود میں بیٹھا وی اور والد گھر آکر بدر کے واقعات سنا رہے ہیں کہ ہم ایسے ایسے لڑے۔ گود میں لیٹا ہوا بچہ اپنا ہاتف پاؤں مارنے لگا تو انہوں نے کہا کہ دیکھو! چھوٹے سے بچے میں ایسا جذبہ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ ابھی سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ لڑنا چاہتا ہے۔

کافر ہمارے ہاتھوں سے تلوار چھیننا چاہتا ہے

جب گھر میں جہاد کی باتیں ہوں گی تو بچے بھی مجاہدوں والا ذہن رکھیں گے لیکن اگر گھر میں ٹیوی چلے گا تو بچے میراثی، اور ناچنے والے بنیں گے، پھر ابا بھی فخر کے ساتھ کہے گا کہ ہمارا بیٹا کمال کا ڈانس کر لیتا ہے اور اسکول میں فرسٹ آیا تھا۔ کافر یہی چاہتا ہے کہ ان کے ہاتھ سے تلوار چھین لی جائے۔

کسی نے میراثی کو دو تلواریں دے دیں تو اس نے تلوار کو چمٹا بنا دیا۔

ہمیں بچے کس لیے ملے!

مسلمانوں کو بچے اس لیے ملے تھے کو تم ان کو براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا غلام بناؤ گے، تم ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا غلام بناؤ گے، تم ان کو حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے صحابی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت پڑھاؤ گے لیکن تم نے کیا کیا ہے کہ ان کو میراثیوں کے پیچھے لگا دیا ہے اور

بچوں کو وہاں پر بھیج دیا جہاں ناچ گانے کی باقاعدہ کلاس ہو رہی ہے۔

پھر کبھی آپ دل میں تمنا اور تڑپ نہ رکھیں کہ آپ کے بچے بھی مجاہد بنیں گے۔

ایسے والدین کے یہاں ایوبی و زنگی پیدا نہیں ہوتے

ایک بہت بڑا عالم بہت بڑے پیر کا مرید ہے۔ میں آپ کو نام بتا دوں تو رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ میں اس کے گھر میں گیا تو اس کا پورا کمرہ ڈھول باجے کے سامان کے ساتھ بھرا ہوا تھا، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو کہا کہ ہمارے بیٹے پنجاب یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم پا رہے ہیں میراثی ہونے کی۔ جب بچے ایسے ہوں گے تو وہاں سے حضرت سیدنا براء بن مالک اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم نہیں نکلیں گے

جب اماں خود ٹک ٹاکر ہو اور ابا خود کھڑا ہو کر ناچ رہا ہو تو آپ یہ امید چھوڑ دیں کہ ان کے یہاں صلاح الدین ایوبی، نور الدین زنگی پیدا ہو گا۔

مسلمان بیٹیوں کو بے حیا بنانے میں یہود و نصاریٰ کی سازش

قسم خدا کی! یہودی ذلیل نے مسلمانوں اور ان کی بہنوں، بیٹیوں کے خلاف ایسی سازش کی ہے۔ میں قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں کہ اگر یہاں کوئی بندہ کسی کو کہے کہ میں آپ کی بیٹی کہ بیس ہزار روپیہ دوں گا، اس کو کہیں کہ باہر ڈانس کرے تو کبھی بھی بندہ نہیں مانے گی لیکن ذلیل نے ایسی سازش کی کہ وہاں سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے کہ آپ کی بہن بیٹی ناچے تو میں اتنے پیسے دوں گا۔ پھر مسلمانوں کی بہن بیٹی ناچ رہی ہے اور ناچنے کے لیے دبئی جا رہی ہیں اور وہاں جا کر ولاگ بنا رہی ہیں اور ابا اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہوئے لوگوں کو بتاتا ہے کہ میری بیٹی کے اتنے فالورز ہو گئے ہیں۔ فالورز کا مطلب پیچھے پڑا ہوا ہوتا ہے یعنی ہماری غیرت کا لیول اس قدر مر گیا ہے کہ ابا فخر کر رہا ہے۔

پہلے کسی کو کہتا تھا کہ میں آپ کی بیٹی کو لائک اور پسند کرتا ہوں تو تھپڑ پڑتے تھے لیکن آج حال یہ

ہے کہ کہتے ہیں کہ میری بیٹی کو کیوں نہیں دیکھتے ہو اس کو فالو کرو، کمینٹ کرو اور شیئر کرو۔ ہماری غیرت ہی مرگئی ہے۔ یہودی ذلیل نے سازش کی ہے اور ہماری ماؤں بہنوں کے برقعے اتار دیے ہیں

انہوں نے ہماری ہر چیز کو چھین لیا ہے

لوگ پوچھتے ہیں کہ مولوی صاحب! مدرسے نے کیا دیا ہے ؟ اگر تمھارے کہنے سے مطابق مدرسے نے کچھ نہیں دیا ہے لیکن انہوں نے یعنی کفار و یہود و نصاریٰ نے بہت کچھ لے لیا ہے، آپ کی داڑھی، پگڑی اور عزت لے لی اور ہر چیز لے لی۔ بیٹیاں پروفیسر کے ساتھ کھڑے ہو کر ٹھمکے لگا رہی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بیٹیاں تعلیم پانے جا رہی ہیں اور اسکول کے باہر لکھا ہوا ہے کہ ایک مقدس فرض کی تکمیل یہاں ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کون سا مقدس ہے اور کون سا فرض ہے جس کی تکمیل یہاں پر ہو رہی ہے۔

مسجد اقصیٰ کی آزادی کی تڑپ رکھنے والے نوجوان

اب دیکھیں کہ جب مائیں ایسی تھیں تو بچے کیسے ہوتے تھے۔ ایک بہت بڑے بزرگ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے پاس ایک نوجوان آیا اور وہ کہنے لگا کہ میرے لیے کوئی رشتہ تلاش کریں، ایسی بیوی ہو

اب ذرا غور کریں کہ آج ہمیں کون سی بیوی چاہیے، نماز روزے والی، قرآن پڑھنے والی نہیں چاہیے بلکہ یہ دیکھ کر شادیاں ہو رہی ہیں کہ اس کی فالو ورز کتنے ہیں۔

وہ کہنے لگا کہ دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے ایسی بیوی دے جو میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کے دروازے پر لے جائے اور اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ ایسا بیٹا دے جس کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ مسجد اقصیٰ دے دے۔۔ وہ نوجوان ابھی بزرگ کے پاس بیٹھا ہوا ہے، دروازے پر ایک خاتون برقعے میں لپٹی ہوئی آکر کھڑی ہوتی ہے، وہ کہتی ہے کہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے ایسا شوہر

دے جو میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کے دروازے پر لے جائے اور اللہ مجھے اس سے ایسا بیٹا عطا فرمائے جو مسجد اقصی کو فتح کر دے۔

اس وقت ہر ایک بندے کے دل میں کہی تڑپ تھی کہ مسجد اقصی فتح ہو جائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے جنت دے۔ مرد بھی یہی دعا کروا رہے ہیں، عورتیں بھی یہی دعا کروا رہی ہیں اور یہاں پر ہر ایک بندے کو یہی فکر ہے کہ ہمارے بیٹے اور بیٹی دنیا کے ہو کر رہ جائیں اور دین کی فکر کہیں دور دور تک دکھائی نہیں دے رہی ہے تو کہاں فتح و کامیابی و کامرانی ملے گی؟

ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا کہ کر ہم چھوٹ نہیں سکتے

آج بیان کیا جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا کہ تم سے نہیں ہو سکتا تو جتنا ہو سکتا ہے اتنا تو کرو۔ کیا خیال ہے کہ گونگا بندہ جو نہیں بول سکتا ہے، نہیں پڑھنا آتا ہے تو بھی شریعت مبارکہ میں اس لازم کیا ہے کہ وہ نماز میں کھڑے ہو کر ہونٹ ہلاتا رہے۔ ہونٹ ہلانا گونگے پر قرض ہے، تبھی اس کی نماز ہو گی۔

گنجا حج یا عمرے پر چلا گیا ہے اور اس کے سر میں بال نہیں ہیں تو شریعت مبارکہ نے اس پر بھی لازم کیا ہے کہ خالی استرا پھیرا۔ جس کو بال نہیں ہیں اس کو استرا لگانا ضروری ہے اور جو گونگا بندہ پڑھ نہیں سکتا اس پر بھی ہونٹ ہلانا ضروری ہے، آج اس قدر مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، اور گیارہ ہزار بچے بھوک کی وجہ سے موت کے منہ میں جانے والے ہیں تو کیا ہم پر کچھ لازم نہیں ہے؟ اور ہم پر صرف یہی ہے کہ روٹی کمائیں کھائیں اور مزے کریں اور رات کو بہت سکوں کے ساتھ سو جائیں؟

قسم خدا کی! ایسی بے ضمیری، بے حسی والا دور ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ میں خود اپنے گاؤں کی بات بتاؤں کہ وہاں پر کسی ڈاکو نے کسی کو قتل کر دیا تو کئی رات تک مجھے نیند نہیں آئی اور میں جاگتا رہتا تھا اور یہاں پر ہزاروں مسلمان شہید ہو رہے ہیں پھر بھی کچھ پرواہ نہیں ہے اور ہر بندہ اپنی موج مستی میں لگا ہوا ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تبارک و تعالیٰ وقت لائے پھر ایک بار تو پھر اللہ بھی دیکھے گا کہ میں رب تبارک و تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔

آپ پر جتنا لازم ہے وہ کریں، کہیں یہ نہ ہو کہ آپ اور میں کچھ نہ کرنے کی وجہ سے پکڑے جائیں۔ ہم یہ کہہ کر نہیں چھوٹ سکتے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔

اپنی زندگی میں یہودیوں کا تہذیب و تمدن چھوڑیں

ہم اپنے رہن سہن میں، اپنی تہذیب و تمدن میں، اپنے معاملات میں، اپنی معاشرت اور کاروبار میں کہاں کہاں ان کو گھسایا ہوا ہے اور کیا کیا چیز ہم ان سے لے رہے ہیں۔ ہم اپنی تعلیم کو دیکھ لیں کہ جو تعلیم ہمارے بچے لے رہے ہیں وہ ہماری ہے؟ اگر نہیں ہے تو چھوڑیں۔ ہم نے اس وقت جو نظام حکومت اپنایا ہے وہ کس کا ہے؟ ہمارا ہے؟ اگر ہمارا نہیں ہے اور دشمن کا ہے تو چھوڑیں۔

انگریزی نظام حکومت کا نتیجہ

دشمن کا ہی نظام حکومت آپ کو اپنے فلسطینی بھائیوں کی مدد نہیں کرنے دے رہا ہے اور ایسے بے حس لوگ انھی کے نظام تعلیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس بات کو سمجھیں۔ اگر نہیں سمجھیں گے تو یہ حال ہو گا کہ جیسے فلسطین پر حملے ہو رہے ہیں اور پڑوس میں مصری لوگ ہیں مگر وہ خاموشی کے ساتھ بیٹھے ہیں بلکہ اسرائیل کو شاباشی دے رہے ہیں۔ اسماعیل ہانیہ اور شیخ یحیی سنوار کی شہادت پر سعودیہ میں جشن ہو رہا ہے تو پھر تمھارا یہ دعا مانگنا منافقت ہے کہ یا اللہ! صلاح الدین دے دے، نور الدین دے دے کیوں کہ صلاح الدین ایوبی تو کھڑا ہوا لیکن تم ساتھ نہیں ہوئے، نور الدین کھڑا ہوا لیکن تم ساتھ نہیں ہوئے۔ تم نے اپنے شیروں کو خود اپنے ہاتھوں سے مروایا ہے۔ صدام حسین، بہادر شاہ ظفر کو مروانے والے اپنے ہی ہیں۔ سلطنت عثمانیہ تڑوانے والے اپنے ہی منافقین تھے۔

بال بچوں اور دنیا کی فکر سے نکل کر اپنے دلوں میں دین کا درد پیدا کریں

نوجوانو! خدا کے لیے اب بھی بیدار ہو جاؤ، آپ تبھی بیدار ہوں گے اور کام کر سکیں گے جب دین کا درد آپ کے دل میں پیدا ہو گا۔ دین کا درد تبھی پیدا ہو گا جب آپ مادیت کو پیچھے چھوڑو گے، وہ ساری چیزیں جو آپ کو لپیٹ میں لے چکی ہیں ان کو چھوڑو گے ورنہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہاں روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں بچوں کو مارا جا رہا ہو یہاں پر بچے اتوار کے دن صبح سویرے کنید بلا پکڑ کر میچ کھیلنے جا رہے ہیں۔ اگر ماں نے اتنا بھی درد پیدا نہیں کیا تو ماں اور باپ کی مسلمانی پر بھی سوال ہے کہ تو کون سا مسلمان ہے۔

یہ وقت ہے بیدار ہونے کا، یہ وقت ہے اپنے ضمیر کو جھنجھوڑنے کا۔ کبھی روٹی کھاتے ہوئے تھوڑا سا رو ئیں۔ ہم کئی قسم کے کھانے کھا جاتے ہیں لیکن مسلمانوں کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ بس یہی پروا رہتی ہے کہ میری فلاں فلاں بن جائے اور اپنے بچوں ہی کی فکر ہے۔

دشمن دشمن ہے

دشمن دشمن ہے۔ وہ سب کو لپیٹ رہا ہے۔ جب آپ کی طرف متوجہ ہو گا تو پھر آپ کی مدد کرنے کے لیے کوئی متوجہ نہیں ہو گا۔ جو آپ کے ارد گرد ہیں ان کو آپ کا دشمن بنایا جا رہا ہے اور دشمن تو دشمن ہیں تو آپ کو ماریں گے۔ پھر آپ کی مدد کے لیے نہ فلسطین کھڑا ہو گا اور آپ کے لیے کہیں سے کھڑا ہونا دور کی بات ہے، آواز تک نہیں اٹھے گی۔

آج ہمارے یہاں بزدل ہی پیدا ہو رہے ہیں

مرد حر حضرت سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ جن کے متعلق اہل عرب کہتے تھے کہ ہمیں سمجھ نہیں آتا ہے کہ بہادری اس کے لیے پیدا ہوئی ہے یا پھر یہ بہادری کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

آج جس کو بھی دیکھیں وہ سارے بزدل ہیں، ہمارے بچے بزدل پیدا ہو رہے ہیں اور کسی میں

ہمت و جرأت و شجاعت اور عزم والی بات نہیں ہے۔۔

ہماری زندگی کی ترجیحات کا حال

دنیا میں آنے کا کوئی مقصد ہوتا ہے لیکن ان کا مقصد صرف کمانا کھانا اور مرنا ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔بہت بڑے اسلام کے شاعر نے کیا خوب کہا کہ

احباب بھی کیا کارنمایاں کر گئے

بی اے کیا نوکری کی پینشن لی اور مر گئے

اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا، دین کی خدمت، دین کے غلبے کا کام اور اپنی آخرت کا کام نہیں کیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اپنے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جس کو مسلمانوں کے درد کا احساس نہ ہووہ

ہمارے بزرگوں نے لکھا ہے کہ جو بندہ مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا ہوا دیکھے اور اس کے دل میں احساس اور درد نہ پیدا نہ ہو تو وہ اپنی مسلمانی کا لیول چیک کروائے کہ مسلمان رہا ہوں یا نہیں ؟ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ

استاذ العلماء والفضلاءِ عمدۃ المحققین حضرت علامہ حافظ

مفتی ضیاء احمد القادری رضوی حفظہ اللہ تعالی

مزید درس سننے کے لیے اس نیلی لنک پر کلک کریں:

-https://youtube.com/@zia-ahmad01?si=uDxuZ6nXw5t_VcI